ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ

ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ ۱۹۵۰ء میں اس غرض سے قائم کیا گیا تھا کہ دورِ حاضر کے بدلتے ہوئے حالات کے مطابق اسلامی فکر و خیال کی از سرِ نو تشکیل کی جائے اور یہ بتایا جائے کہ اسلام کے بنیادی اصولوں کو موجودہ حالات پر کس طرح منطبق کیا جا سکتا ہے۔ یہ ادارہ اسلام کا ایک عالمگیر، ترقی پذیر اور معقول نقطۂ نگاہ پیش کرتا ہے تاکہ ایک طرف جدید مادہ پرستانہ رجحانات کا مقابلہ کیا جائے جو خدا کے انکار پر مبنی ہونے کی وجہ سے اسلام کے روحانی تصوراتِ حیات کی عین ضد ہیں اور دوسری طرف اس مذہبی تنگ نظری کا ازالہ کیا جائے جس نے اسلامی قوانین کے زمانی اور مکانی عناصر و تفصیلات کو بھی دین قرار دیدیا ہے۔ اور جس کا انجام یہ ہوا کہ اسلام ایک متحرک دین کے بجائے ایک جامد مذہب بن گیا۔ یہ ادارہ دین کے اساسی تصورات اور کلیات کو محفوظ رکھتے ہوئے ایک ایسے ترقی پذیر معاشرہ کا خاکہ پیش کرتا ہے جس میں ارتقائے حیات کی پوری گنجائش موجود ہو، اور یہ ارتقا انہی خطوط پر ہو جو اسلام کے معین کردہ ہیں۔

اس ادارہ میں کئی ممتاز اہلِ قلم اور محققین تصنیف و تالیف کے کام میں مشغول ہیں۔ ان کی لکھی ہوئی جو کتابیں ادارہ سے شائع کی گئی ہیں ان سے مسلمانوں کے علمی اور تمدنی کارنامے منظرِ عام پر آگئے ہیں اور اسلامی لٹریچر میں نہایت مفید اور خیال آفریں مطبوعات کا اضافہ ہوا ہے اور ان مطبوعات کو علمی حلقوں میں بہت پسند کیا گیا ہے۔ ادارے نے مطبوعات کی ایک فہرست شائع کی ہے جس میں کتابوں کے متعلق تعارفی نوٹ بھی درج ہیں تاکہ ان کی اہمیت و افادیت کا صحیح اندازہ ہو سکے۔ یہ فہرست اور ادارہ کی مطبوعات مندرجہ ذیل پتہ سے دستیاب ہو سکتی ہیں:

سیکریٹری ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ، کلب روڈ، لاہور

مرزا مقبول بیگ بدخشانی

عہدِ اشکانی کی تاسیس

ایران میں یونانیوں کی حکومت (۳۳۰ تا ۲۴۹ ق۔م) کے بعد اشکانیوں نے ۲۴۹ ق۔م میں جو حکومت قائم کی وہ ایران کی چوتھی قدیمی حکومت تھی۔ اور یہ بالآخر ۴۷۳ سال کے بعد ساسانیوں کے ہاتھوں ختم ہوئی۔

اشکانی حکومت ایران کے صوبہ پارت میں تشکیل ہوئی تھی جسے آج کل خراسان کہا جاتا ہے۔ اس علاقے کو داریوش اعظم نے بیستون، تختِ جمشید اور نقشِ رستم کے کتبوں میں پرتو کا نام دیا ہے اور یونانی مورخ اسے پارتھیا لکھتے ہیں۔

"تاریخ ایران" کے ارمنی مآخذ سے پتہ چلتا ہے کہ پارت کو "پہل شاہستان" بھی کہتے تھے۔ غالباً اسی نسبت سے وہاں کے باشندوں کو پہلوی یا پہلوانی کہنے لگے۔ پروفیسر براؤن کا بھی خیال ہے کہ پرتو رفتہ رفتہ لفظی تبدیلی سے پرہاو بنا اور پھر پرہاو سے پہلاو ہوا اسی نسبت سے وہاں کی زبان پہلوی کہلائی۔

پارت کی حدود اس زمانے میں کچھ مختلف تھیں لیکن یہ علاقہ وہی ہے جسے آج کل خراسان کہا جاتا ہے۔ اس علاقے کے مشہور شہر دامغان، شاہرود، جُوین، سبزوار، نیشاپور، مشہد، تجیشیز اور تربتِ حیدری تھے۔

پارت کے قدیمی باشندے

پارتیوں کے حسب نسب کے سلسلے میں اگر قدیم جغرافیہ دانوں اور مورخوں کی طرف رجوع کیا

۱۔ حسن پیرنیا: ایران باستان، ج سوم، ص ۲۱۸۳

جائے تو ذیل کی باتوں کا پتہ چلتا ہے:

جسٹن کے قول کے مطابق اہل پارت سکائی قبائل کی نسل سے تھے۔ اسٹرابون کا خیال ہے کہ پارتی سکائی قبیلے کی ایک شاخ ہیں جو واہی (Dahae) میں رہتے تھے۔ یہ لوگ واہی کو چھوڑ کر خوارزم آئے جو خراسان کے شمال میں ہے۔ پھر یہ خراسان پہنچ گئے اور یہاں مستقل سکونت اختیار کر لی گویا یہ غیر ملکی تھے۔

علمائے جدید کا خیال ہے کہ اہل پارت پہلوی زبان میں بات چیت کرتے تھے۔ پہلوی شمالی اور پہلوی جنوبی میں کچھ فرق تو تھا لیکن یہ ایک دوسری سے مختلف نہ تھیں۔ پہلوی زبان وہی ہے جو قدیم آریاؤں کی زبان تھی۔ اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا گیا ہے کہ پارتی آریائی نسل سے تعلق رکھتے ہیں، اس لیے وہ غیر ملکی نہ تھے۔

خاندانِ اشکانی

خاندانِ اشکانی کا مورثِ اعلیٰ ارشک تھا جس نے اشکانی حکومت قائم کی۔ بعد میں اس سلسلے کے تمام حکمران ارشک کے نام کو جاویدانی بنانے کے لیے اپنے نام کے ساتھ ارشک کے لقب کا اضافہ کرتے رہے۔ اس لیے یہ خاندان ارشکانیاں کے نام سے موسوم ہوا۔ رفتہ رفتہ ارشکانی نے اشکانی کی شکل اختیار کر لی۔

یورپی مورخ سر پرسی سائیکس کا یہ خیال ہے کہ ان لوگوں کا وطن آساک تھا اور اسی کی نسبت سے یہ لوگ اشکانی کہلائے[1]۔ لیکن ایرانی مورخ حسن پیرینا کا خیال ہے کہ ارشک سے اشک بن جانا زیادہ صحیح اور قدرتی معلوم ہوتا ہے اس لیے وہ اشکانیوں کو ارشک ہی سے منسوب کرتے ہیں۔

ارشک کون تھا؟ کس زمانے میں ہوا؟ پارت کیسے آیا؟ اس کے متعلق جو روایات ہمارے سامنے ہیں ان میں یہ روایت زیادہ صحیح معلوم ہوتی ہے کہ ارشک اور تیرداد (Tiridates

---

۱۔ ہسٹری آف پرشیا: ج اول، ص ۳۰۷

دو بھائی فری یاپت (Phreapites) کے بیٹے تھے۔ باختران کا وطن تھا۔ ڈیوڈوٹس نامی ایک شخص کو سلیوکی حکمرانوں نے باختر کا والی مقرر کیا تھا۔ اس نے سلیوکی حکومت کا جوآ اتار پھینکا اور اپنی خود مختار حکومت قائم کر لی۔ اسی زمانے میں ارشک اور تیرداد باختر سے چل کر پارت کے والی فریک لس کے پاس آ گئے۔ فریک لس نے کچھ عرصہ انھیں اپنے ہاں مہمان رکھا لیکن آخر کسی نامناسب سلوک کی وجہ سے وہ اس کے خلاف ہو گئے اور اس کے محافظوں کو ساتھ ملا کر اسے ہلاک کر دیا۔ اور اہل پارت کو یونانیوں کی غیر ملکی حکومت سے نجات حاصل کرنے کے لیے اکسانے لگے۔

تاریخ اشکانیاں

اس زمانے کی تاریخ واضح نہیں۔ ہخامنشیوں کی تاریخ ایرانیوں نے مقامی ذرائع کی مدد سے مرتب کی۔ لیکن اشکانی عہد کی طرف ایرانی مورخین نے توجہ نہیں دی۔ اولیں مسلم مورخوں نے ان کے عہدِ حکومت کو محض طوائف الملوکی کا نام دیا ہے۔ حتمی طور سے کہا نہیں جا سکتا کہ اہل ایران نے اس دَور کی کوئی تاریخ مرتب کی یا نہیں۔ اشکانیوں کی جانشین حکومت ساسانیوں کی تھی جنھوں نے اشکانیوں کا خاتمہ کیا تھا اس لیے اگر کوئی تاریخ لکھی بھی گئی ہو تو ممکن ہے حکومت کی اس تبدیلی کی وجہ سے وہ محفوظ نہ رہ سکی ہو۔

سائیکس[1] لکھتے ہیں "پارت کے تاریخی حالات اسی وقت روشنی میں آئے جب وہاں کے حکمرانوں کا تصادم شام اور روم کی حکومتوں سے ہوا۔ اس کے علاوہ کسی اور ذریعے سے ان کے حالات پر روشنی نہیں پڑتی۔ ان کی تاریخ کا انحصار صرف ان چند سکّوں پر ہے جو دستیاب ہو چکے ہیں۔ اوّلیں اشکانی عہد کی تاریخ صرف ایک ہے جو جسٹن نے لکھی ہے۔ لیکن یہ بہت مختصر ہے اور اس کے بیانات میں تضاد پایا جاتا ہے۔ عرب اور ایرانی مورخین سے ان کے کچھ حالات معلوم نہیں ہو سکے۔

۱۔ ہسٹری آف پرشیا: ج اول، ص ۲۰۶

پہلی صدی عیسوی کے آخر تک اشکانی حکمرانوں کے سکوں پر سال بھی درج نہیں ہوتا تھا۔ ان کی شبیہیں ضرور ہوتی تھیں۔ آخری سالوں کے سکوں پر البتہ سال درج ہیں جن سے کچھ تاریخی شہادت ملتی ہے۔"

بہرحال زمانۂ جدید کے مورخین کو جو وسائل دستیاب ہو سکے، ان کے پیش نظر انھوں نے اشکانیوں کی تاریخ مرتب کی ہے۔ اسے "ایران باستان" کے مولف حسن پیرینا نے تین حصوں میں تقسیم کیا ہے:

۱۔ دولت اشکانیاں کی تاسیس پارت میں ہوئی لیکن حکومت کے شروع میں پورا ایران ان کے تسلط میں نہ آسکا۔

۲۔ حکومت کو استحکام حاصل ہونے کے کافی عرصے بعد اشکانی حکمران سلیوکیوں کا خاتمہ کرنے میں کامیاب ہوئے۔

۳۔ اردشیر بابکان کے ہاتھوں اشکانی حکومت زوال پذیر ہوئی۔

اشکانی عہد کے موسسین

ارشک اول اور تیرداد (اشک دوم) پارت کے علاقے میں آزادیِ وطن کی تحریک چلا کر اشک اوّل نے اہل ایران کو یونانی حکومت کے خلاف ابھارا اور بالآخر وہ ایک ایرانی حکومت قائم کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ لیکن شہنشاہیت کا باقاعدہ آغاز اشک کے بھائی تیرداد سے ہوا۔ اس لیے عہد اشکانی کی تاسیس میں ان دونوں بھائیوں کا ذکر ناگزیر ہے۔

اشک اول ۲۴۹ تا ۲۴۷ ق م

اہل پارت نے اشکانی عہد کی ابتدا کا سال ۲۴۹ ق م بتایا ہے۔ یہ شاید اس کی پہلی فتح کا سال ہے۔ جیسے کہ پہلے ذکر آچکا ہے، اشک اور اس کے بھائی تیرداد نے پارت کے حکمران فریک لیس (Pherecles) کو قتل کر دیا تھا۔ اسی زمانے میں ایران کا سلیوکی بادشاہ انٹی اوکس (Antiochus) تھا۔ اس وقت سلیوکیوں کی حکومت متزلزل ہو رہی تھی۔ باختر کے علاقے

میں ڈیوڈوٹس خود مختار حکومت قائم کر کے سلیوکیوں سے آزاد ہو گیا۔ آذربائیجان کی حکومت نے بھی سلیوکیوں کے خلاف علم بغاوت بلند کیا۔ انٹی اوگس نے آذربائیجان کو دوبارہ حاصل کرنے کے لیے حملہ کیا۔ لیکن کامیابی نہ ہو سکی اور آذربائیجان آزاد ہو گیا۔

انٹی اوگس فوت ہوا تو اس کا بیٹا انٹی اوگس دوم کے لقب سے تخت نشین ہوا۔ یہ بہت عیش پسند حکمران تھا۔ اس کے عہد میں ایرانی مقبوضات شام اور ایشیائے کوچک میں بغاوتیں ہوئیں۔ ان بغاوتوں کو فرد کرنے کی تو انٹی اوگس نے کوشش کی لیکن باختر اور آذربائیجان کی طرف متوجہ نہ ہوا۔ اسی حکمران کے عہد میں اشک نے علم آزادی بلند کیا۔ اور پارت کو یونانیوں سے آزاد کرا لیا۔ پارت میں آزاد اشکانی حکومت تو قائم ہو گئی لیکن داخلی شورشوں نے اشک کو پریشان رکھا آخر وہ اپنے ہی نیزہ دار کے ہاتھوں زخم کھا کر مارا گیا (۲۴۷ ق م)

تیرداد ۲۴۷ تا ۲۱۴ ق-م

اشک کی وفات پر اس کے بھائی نے اشک دوم کا لقب اختیار کر کے پارت کی حکومت سنبھالی۔ اس وقت یہ نہیں کہا جا سکتا تھا کہ پارت کی بنیاد پر ایران کی کوئی مستحکم حکومت قائم ہو سکے گی یا نہیں لیکن اشک دوم کے طویل عہد میں اس کے لیے اسباب مہیا ہو گئے۔

اشک دوم کے عہد میں بطلیموس دوم مصر میں تخت نشین ہوا اور ایرانی مقبوضہ علاقے ایشیائے کوچک میں پیش قدمی کی۔ یہاں انٹی اوگس دوم کا بھائی سلیوکس دوم حکمران تھا۔ اسے شکست دے کر بطلیموس انطاکیہ پر قابض ہو گیا۔ پھر آگے بڑھ کر فرات تک کا علاقہ سلیوکیوں سے لے لیا۔ اب فرات کو عبور کر کے آگے بڑھا اور سلیو کی مقبوضات ایک ایک کر کے فتح کر لیے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ عراق، آسور، بابل، شوش، پارس اور میڈیا بطلیموس کے تسلط میں آ گئے۔ اب وہ باختر کی طرف پیش قدمی کرنا چاہتا تھا۔ لیکن اسے داخلی شورشوں کی خبر نے واپس جانے پر مجبور کر دیا۔

اشک دوم مصر کے حکمران کی یلغاروں سے سخت ہراساں تھا۔ اس کی واپسی کی خبر سنی تو مطمئن

ہوگیا۔ اور اپنے منصوبے پر عمل کرنے کے لیے گرگان کی طرف بڑھا اور اسے سلیوکی حکومت سے آزاد کرا کے اپنی مملکت کا جزو بنا لیا۔

۲۳۷ ق م میں انٹی اوگس نے اپنے بھائی سلیوکس کے ساتھ مل کر پارت پر چڑھائی کرنے کی تیاری کی۔ اور باختر کے آزاد حکمران ڈیوڈوٹس سے معاہدہ کر کے اسے بھی پارت پر حملہ کرنے کے لیے آمادہ کر لیا۔ اسی عرصے میں اشک دوم نے دریائے جیحوں اور سیحوں کے مابین بسنے والے سکائی قبائل سے کمک مانگی۔ سکائیوں نے اپنا لشکر اشک کے پاس بھیج دیا۔ عین اس وقت انٹی اوگس کا حلیف ڈیوڈوٹس فوت ہوگیا تو اشک نے فوراً اس کے بیٹے سے رابطہ قائم کیا اور دونوں نے انٹی اوگس سے مقابلہ کرنے کا معاہدہ کر لیا۔ آخر جب تصادم ہوا تو سلیوکس نے راہ فرار اختیار کی۔ سلیوکس دوم شکست کھانے کے باوجود مایوس نہ ہوا تھا۔ پارت کو فتح کرنے کا خیال بدستور اس کے دل میں موجزن تھا لیکن انٹی اوگس سے کسی بات پر جھگڑا ہوگیا اور پارت کا خیال سلیوکی حکمران کو دل سے نکال دینا پڑا۔

اشک دوم کو اطمینان حاصل ہوا تو اس نے داخلی معاملات کی طرف توجہ دی۔ مدافعت کے لیے اس نے مشہور مقامات پر قلعے تعمیر کرائے اور کئی نئے شہر بسائے۔ دارالسلطنت بنانے کے لیے اس نے گرگان کے علاقے میں ایک نیا شہر آباد کیا جو "دارا" کے نام سے موسوم ہوا۔ یہ شہر پہاڑوں میں گھرا ہوا تھا۔ اس کے اردگرد چشمے بہتے تھے۔ اس لحاظ سے یہ شہر بہترین سیرگاہ بھی تھی۔ اس شہر کی اہمیت اشک دوم کی وفات کے بعد بھی کم نہ ہوئی۔ اور بعض اور اشکانی حکمرانوں نے بھی اسے اپنا دارالسلطنت بنایا۔

اشک دوم اشکانی حکومت کی بنیادیں مستحکم کرنے کے بعد ۲۱۴ ق۔م میں عالم پیری میں فوت ہوا۔ اشکانی سلسلے کا یہ پہلا بادشاہ ہے جس نے ہخامنشی بادشاہوں کے نقش قدم پر چل کر شہنشاہ کا لقب اختیار کیا۔

اشکانی خاندان کی حکومت ۴۷۳ سال تک قائم رہی۔ اس سلسلے کے ستائیس حکمران